126454 ـ خاوند اور بیوی كا ایك دوسرے كے لیے تنگ اور چست و شفاف اور شاٹ لباس پہننا

سوال

خاوند اور بیوی كا ایك دوسرے كے لیے تنگ اور شفاف لباس پہننے كا حكم كیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اصل تو یہی ہے كہ عورت اپنے خاوند كے لیے اور خاوند اپنی بیوی كے لیے بناؤ سنگھار اور خوبصورتی اختیار كرے، اور اس كے لیے ہر مباح لباس اور خوشبو وغیرہ استعمال كیا جا سكتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور ان (عورتوں) كے لیے بھی ایسے ہی حقوق ہیں جس طرح ان كے اوپر ہیں البقرۃ (228).

قرطبی رحمہ اللہ كہتے ہیں:

قولہ تعالى: اور ان (عورتوں) كے لیے :

یعنی ان عورتوں كے مردوں پر بھی اسی طرح حقوق زوجیت ہیں جس طرح ان عورتوں پر مردوں كے حقوق وزجیت ہیں، اسی لیے ابن عباس رضی اللہ تعالى عنہما كا قول ہے:

" میں بھی بالكل اسی طرح اپنی بیوی كے لیے خوبصورتی اختیار كرتا ہوں جس طرح وہ میرے لیے خوبصورتی اختیار كرتی ہے، میں یہ پسند نہیں كرتا كہ اپنے تو بیوی سے پورے حقوق حاصل كروں، اور اس كے حقوق جو میرے ذمہ ہیں انہیں ادا نہ كروں بلكہ اس طرح اس كے حقوق میرے ذمہ واجب ہو جاتے ہیں؛ كیونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور ان (عورتوں) كے ليے بھى بالكل اسى طرح حقوق ہيں جس طرح ان پر ہيں .

يعنى بغير كسى گناہ كے خوبصورتى و زينت اختيار كرنا.

ديكھيں: تفسير القرطبى (3 / 123).

دوم:

اصل ميں تو يہى ہے كہ بيوى كے ليے اپنے خاوند كے سامنے ايسا لباس پہننا جائز ہے جس سے اس كى پردہ والى چيز ظاہر ہوتى ہو، اور اسى طرح خاوند بھى ايسا لباس پہن سكتا ہے؛ كيونكہ اپنى شرمگاہ كى حفاظت كرنے كا حكم خاوند اور بيوى كو آپس ميں شامل نہيں ہے، اور نہ ہى خاوند اور اس كى لونڈى كو.

معاويہ بن حيدہ قشيرى رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے عرض كيا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ہم اپنى شرمگاہ كے متتعلق كيا كريں اور كيا چھوڑيں ؟

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم اپنى بيوى يا لونڈى كے علاوہ سے اپنى شرمگاہ كى حفاظت كرو "

ميں نے عرض كيا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم اگر لوگ آپس ميں ايك دوسرے كے پاس ہوں تو؟

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اگر تم استطاعت ركھو كہ اسے كوئى نہ ديكھ سكے تو پھر اسے كوئى بھى نہ ديكھے "

ميں نے عرض كيا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم اگر ہم ميں سے كوئى شخص عليحدگى ميں اكيلا ہو تو؟

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اللہ سبحانہ و تعالى زيادہ حق ركھتا ہے كہ لوگوں سے زيادہ اللہ سے شرم و حياء كى جائے "

سنن ترمذی حديث نمبر (2794) سنن ابو داود حديث نمبر (4017) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (1920) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحيح ترمذی ميں حسن قرار ديا ہے.

سوم:

اس بنا پر كيا بيوى كے ليے جائز ہے كہ وہ اپنے خاوند كے ليے شاٹ اور شفاف و تنگ لباس زيب تن كرے يا نہيں ؟

اس كا جواب يہ ہے كہ:

جى ہاں يہ جائز ہے، اور اسى طرح خاوند كے ليے بھى اپنى بيوى كے ليے ايسا كرنا جائز ہے، كيونكہ جب خاوند اور بيوى ايك دوسرے كو ننگے ديكھ سكتے ہيں تو پھر شفاف و تنگ اور شاٹ لباس ميں كوئى ممانعت نہيں ہے.

ذيل ميں ہم علماء كرام كے فتاوى جات پيش كرتے ہيں:

1 ـ مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام سے دريافت كيا گيا:

كيا عورت كے ليے تنگ و چست لباس زيب تن كرنا حرام ہے يا نہيں، يہ علم ميں رہے كہ اس سے بيوى اپنے خاوند كے ليے خوبصورت بننا چاہتى ہو تو ؟

كميٹى كے علماء كرام نے جواب ديا:

اگر تو عورت صرف اپنے خاوند كے ليے استعمال كرے تو اس ميں كوئى حرج نہيں، وگرنہ جائز نہيں ہے؛ كيونكہ غالبا اس ميں جسم كے اعضاء كى ساخت واضح ہو جاتى ہے اور پرفتن اعضاء ظاہر ہو جاتے ہيں.

الشيخ عبد العزيز بن باز.

الشيخ عبد الرزاق عفيفى.

الشيخ عبد اللہ بن غديان.

فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (24 / 34).

2 ـ الموسوعة الفقھية ميں درج ہے:

اگر ستر پوشی نہ ہوتی ہو اور جسم کی جلد کی سفیدی یا سرخی واضح ہوتی ہو تو شفاف لباس زیب تن کرنا جائز نہیں، اس میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں، چاہے گھر میں ہی ہو، اگر خاوند کے علاوہ کوئی اور بھی اسے دیکھ رہا ہو تو عورت ایسا لباس نہیں پہن سکتی.

کیونکہ دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے، اور اس کے علاوہ یہ خلاف مروت بھی ہے، اور سلف کے لباس کے بھی خلاف ہے، اور اس طرح کے لباس میں نماز ادا کرنا صحیح نہیں ہوگی، لیکن اگر خاوند کے علاوہ بیوی کو کوئی اور نہیں دیکھ رہا تو پھر عورت کے لیے ایسا لباس پہننا جائز ہے. انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (6 / 136).

3 ۔ شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:

عورت کے لیے اپنی اولاد اور محرم مردوں کے سامنے شاٹ لباس زیب تن کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی وہ اپنے جسم کا حصہ ظاہر کر سکتی ہے، لیکن وہ حصہ جو عادتا ظاہر ہوتا ہے اور جس میں کوئی فتنہ نہیں، عورت شاٹ لباس صرف اپنے خاوند کے سامنے ہی پہن سکتی ہے "

دیکھیں: المنتھی من فتاوی فضیلۃ الشیخ صالح الفوزان (3 / 170).

4 ۔ شیخ صالح الفوزان کا یہ بھی کہنا ہے:

بلاشك و شبہ عورت کا ایسا تنگ لباس پہننا جائز نہیں جس سے اس کے پرفتن اعضاء واضح ہوتے ہوں، صرف اپنے خاوند کے سامنے پہن سکتی ہے، لیکن خاوند کے علاوہ کسی اور کے سامنے ایسا لباس زیب تن کرنا جائز نہیں ہے چاہے صرف عورتیں ہی ہوں؛ کیونکہ اس طرح وہ دوسروں کے لیے غلط نمونہ بن جائیگی، کہ جب عورتیں اسے ایسا لباس زیب تن کرتے ہوئے دیکھیں گی تو وہ بھی اس کی اقتدا کرنا شروع کر دیں گی.

اور پھر اسے تو ہر ایك سے ستر پوشی کرنے کا حکم ہے کہ وہ ہر چھپانے والی ساتر چیز سے اپنا ستر چھپا کر رکھے، صرف اپنے خاوند کے سامنے نہیں.

بالکل مردوں کی طرح عورت بھی باقی سب عورتوں سے اپنا ستر چھپا کر رکھےگی، لیکن جن اشیاء کو عادتا ظاہر کیا جاتا ہے مثلا چہرہ اور ہاتھ اور پاؤں جنہیں ظاہر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ ظاہر کرےگی.

دیکھیں: المنتقى من فتاوى فضيلة الشيخ صالح الفوزان (3 / 176 ـ 177).

چہارم:

خاوند اور بیوی کو چاہیے کہ وہ تنگ اور شفاف اور شاٹ لباس میں دوسرے شرعی احکام کا بھی خیال رکھیں.

1 ـ اس لیے مرد ایسا لباس زیب تن مت کرے جو ٹخنوں پر ہو؛ کیونکہ ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے.

مزید آپ سوال نمبر (762) اور (97786) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

2 ـ مرد کے لیے سرخ رنگ کا اور زعفرانی رنگ اور پیلے رنگ کا لباس پہننا جائز نہیں، لیکن بیوی کے لیے جائز ہے.

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (72878) کے جواب کا مطالعں ضرور کریں.

3 ـ مرد کے لیے طبعی ریشم کا بنا ہوا لباس زیب تن کرنا حلال نہیں، لیکن مصنوعی ریشم نہیں.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (30812) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

4 ـ اور نہ ہی مرد کے لیے ایسے جانوروں کی جلد کا لباس پہننا جائز ہے جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا، چاہے ا نکی جلد کو دباغت بھی دی گئی ہو.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (9022) کے جواب کا مطالعہ کریں.

5 ـ خاوند اور بیوی کے لیے ایسا لباس زیب تن کرنا حلال نہیں جو کفار کے ساتھ مخصوص ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (108996) کے جواب کا مطالعہ کریں.

6 ـ بیوی کے لیے ایسا لباس زیب تن کرنا جائز نہیں جو مردوں کے لیے مخصوص ہو، مثلا رومال وغیرہ اور نہ ہی خاوند کے لیے ایسا لباس زیب تن کرنا جائز ہے جو عورتوں کے لیے مخصوص ہو مثلا فراك وغیرہ.

مزید آپ سوال نمبر (6991) اور (36891) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .